REGISTERED No. 890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۳۰ جون ۱۹۱۱ء | نمبر ۲۶

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر - رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر ، ۸ر رومن ۸ر ، ۱۲ر +

۳- سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچوں کی پرورش ۱ر
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۳- رد تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو
۱- گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا ۱ ہے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

پنجاب کی مردم شماری جو صحیح ہے ۲۴۱۸۷۷۵۰ ہے اس میں دیسی ریاستوں کی ۴۲۱۲۷۹۴ ہے برٹش قلمرو پنجاب میں ۱۰۹۹۲۰۶۷ مرد ہیں۔ اور ۸۹۸۲۸۸۹ عورتیں ہیں۔

انگلستان میں زیادہ گرمی کی وجہ سے کئی ایک لوگ مرگئے ہیں۔

روس کا ایک والنٹیر جہاز "ریازان" جاپان کے نزدیک شکست ہوکر کنارے پر پڑا ہے۔ اس کے مسافر اور ڈاک وغیرہ محفوظ ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ارادہ کیا ہے کہ ہر ایک صیغے سے دریافت کیا جاوے کہ انکے خرچ میں کس قدر کمی ہوسکتی ہے۔ کفایت شعاری مدنظر ہے۔

جی-آئی-پی ریلوے کی ایک شاخ کھنڈوا کے شمال سٹیشن بیر سے بھوپال تک ۱۱۲ میل کھولنے کا انتظام درپیش ہے۔ اس لائن کے کھلنے پر بمبئی اور کانپور کے درمیان کا سفر کم ہوجاویگا۔

بینگال ناگپور ریلوے کی آمدنی میں صرف اپریل اور مئی میں ۵ لاکھ کی بیشی بمقابلہ سال گذشتہ کے ہوئی ہے

سنہ ۱۹۱۰ء میں گورنمنٹ آف انڈیا کو ۳ ارب روپیہ منافع میں آئے سافروں میں امسال ۴ کروڑ کی بیشی تھی

لفٹننٹ بیگ ہوائی جہاز پر پیرس سے سوار ہوکر جزیرے کارسیکا کو چلے لیکن اُن کے ساتھ کوئی کشتی نہ تھی اور اب اُن کا کچھ پتہ نہیں ہے۔

ترکستان میں آجکل بہت جگہ بلوہ اور لڑائیاں ہورہی ہیں۔ ترکی فوج نے سربیا میں اور اسیرہا میں اکثر شکست کھائی ہے۔ اب خبر آئی ہے کہ ایک زبردست رومن کیتھولک قوم بنام مردوٹ بھی ترکوں کے خلاف اُٹھی ہے۔ الغرض جگہ جگہ فساد برپا ہے۔

سنگھائی کے قریب ایک جہاز "ریزان" غرق ہوگیا جس میں ۱۵ لاکھ روپیہ کی چائے تھی جو کہ برباد ہوگئی ہے مگر چونکہ اس مال کا بیمہ ہوچکا تھا۔ مالک کو یہ روپیہ بیمہ Insurance کمپنی سے وصول ہوجاویگا۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ نے پریزیڈنٹ ٹافٹ کا پورے طور سے اطمینان کردیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ء میں وہ ہرگز پریزیڈنٹ بننے کی کوشش نہ کرے۔

دنیا کے سب جہازوں سے خبر آئی ہے کہ بحرالکاہل Pacific Ocean سمندر میں کسی جگہ بہت سخت زلزلہ آیا ہے۔

پنجاب اور سندھ میں آجکل سخت گرمی پڑرہی ہے اور جلال آباد میں جو ہندوستان میں سب سے زیادہ گرم جگہ ہے ۱۲۷ درجہ سے زیادہ گرمی پڑچکی ہے جو کہ ۴۳ برس سے اب تک نہ پڑی تھی۔

لارڈ کچنر سوتھ ایسٹرن اور چتھم ریلوے (لنڈن) کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

لفٹننٹ بیگ جو ہوائی جہاز پر اٹلی سے کارسیکا جزیرے کے لئے اکیلے روانہ ہوئے تھے سمندر میں غرق ہوگئے۔

امسال دو کروڑ اور ساڑھے سات لاکھ روپے نئے بنائے گئے ہیں۔ لیکن یہ رقم سال گذشتہ سے ۴۴ لاکھ کم ہے۔ اگلی قریب اٹھائی کروڑ بنائی گئی ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ اس سکے کی ضرورت ہندوستان میں زیادہ ہے۔ امسال کسیقدر دونی اور اٹھنی بنوائی گئی ہیں لیکن چونی بالکل نہیں بنوائی گئیں۔

جاوا سے جو شکر یا چینی ہندوستان کو آتی ہے وہ یہاں فروخت نہیں ہوسکتی اور کلکتہ میں بہت جمع ہو پس یہ چیز بہت سستی ہوجاویگی۔ کیونکہ قریب دو روپیہ فی من کمی پر وہاں فروخت ہورہی ہے۔

خبر ہے کہ کابل کے علاقے کافرستان کی مردم شماری بھی ہوگی۔

وکیلوں کے امتحان میں پرچوں کی سختی کی بڑی شکایت ہورہی ہے۔

تار کی بہار

میکسیکو کے زلزلہ میں ۱۳ سو آدمی ہلاک ہوئے۔ کئی کروڑ کا نقصان ہوا۔ بہت سی سر بفلک عمارات منہدم ہوگئیں ہیں۔

سلطان عبدالمجید خاں معزولی کی صحت بہر مخدوش ہورہی ہے عصبی امراض کا دورہ ہے۔ خبر ہے کہ اُنہوں نے خودکشی کی کوشش کی جس میں ناکامی ہوئی۔ عبرت۔

اکسفورڈ یونیورسٹی نے جنرل بوتھا سر جوزف وارڈ اور سر ای بی ہارس کو اعزازی ڈگریاں دیں۔

لارڈ کرزن کا بت وسط جنوری سنہ ۱۹۱۲ء میں کلکتہ میں نصب کیا جاویگا۔

برلن میں تین پولیس مین ایک شخص کو گرفتار کرنا چاہتے تھے اُس نے تینوں کو مار کر خودکشی کر لی۔

دریا امور میں ایک روسی سٹیمر پر ۰۰ ۷ کورین مزدور سوار تھے۔ بندھن کو آگ لگجانے سے ۶۰ کورین مزدور جلگئے۔

مسٹر والڈ سیول ۱۶ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ کی جائیداد چھوڑ مرے ہیں۔

کلکتہ کے ایک ماہگیر نے ہوگلی ندی میں ایک آدم خوار شارک مچھلی پکڑی ۵ روپیہ انعام پایا۔

کلکتہ میں کرایہ کے گاڑیوالوں نے پھر کام بند کردیا وہ اجرتیں زیادہ چاہتے ہیں۔

مدراس کے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور ڈپٹی کمشنر پولیس کے عہدے بھی دیسیوں کو دیئے گئے۔

*

مشنری اور کلیسیائی خبریں

موضع شاہپور میں ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو پادری ایڈیگار نیلوس صاحب کے ہاتھ سے ۷ اشخاص بپتسمہ پائے ہوئے۔

ڈاکٹر ای۔ ای فائیف صاحب نے گذشتہ ہفتے لدھیانہ میں ۱۳ بالغوں اور ایک نابالغ مسلمانوں کو بپتسمہ دیا۔

پادری تفضل حق صاحب نے نواسی چماروں کو بپتسمہ دیا۔ جو مختلف گاؤں کے باشندے تھے۔

رنگون کا مشہور مقدمہ سیڈیشن جس میں چرچ آف انگلینڈ کے ایک خارج شدہ انگریزی پادری پر لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور نیز ٹیکس ادا نہ کرنے۔ ڈپٹی کمشنر کا حکم نہ ماننے۔ اور لوگوں کو سرکار کے خلاف سرکشی پر ابھارنے کا انحرافات لگائے گئے تھے۔ ۱۲ جون کو ناگو ڈویژن کی عدالت سیشن میں پیش ہوا اور اثبات جرم اور ڈیفنس دلائل سننے کے بعد جج صاحب نے باتفاق رائے جیوری سابق پادری صاحب کو تمام الزامات سے بری کردیا۔ اور ظاہر کیا کہ ملزم پر سیڈیشن کا الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ (رسیڈ بوڈ بلائے وے گزٹ ایجر گذشت)

پچھلے سال میسور میں ۹۲ ہاتھی پکڑے گئے ایک فرار ۱۳ مر گئے ۷۰ ہاتھی قریب ۱½ لاکھ پر نیلام کئے گئے۔

کلکتہ میں ایسٹ انڈین ریلوے کے کیش بکس سے ۲۰۰۰ روپیہ کی ایک تھیلی گم ہوگئی۔ پتہ ندارد۔

دیسی ریاستوں میں ۹۰۸ ۲۲ ۳ ۲ مرد بتلائے گئے عورتیں ۹۸۸۶ ۱۸۸ ۱ ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۵

قوموں کی بیداری کا سوال نہایت ضروری اور لازمی ہے کیونکہ بیداری سے قوموں کا فائیدہ ہے۔ لیکن حقیقی بیداری روحانی حالت کی بہتری اور بہبودی سے ہو سکتی ہے محض ظاہری اور دنیاوی معاملات میں بیداری ہونے سے چنداں فائیدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امور آسودگی و تول مال دنیا انسان کا حقیقی مقصد و مطلب نہیں ہے بلکہ مآل عاقبت اور روح کی غرض کا پیدا ہونا اصلی اور سچا مقصد ہے۔ اور جس کو وہ حاصل ہوگیا۔ وہ قوم درحقیقت صاف معنوں میں بیدار کہی جا سکتی ہے۔ ورنہ ہزار قومیں کوشش کیا کریں۔ اور اپنی جسمانی اور دنیاوی حاجتوں کو درست اور ٹھیک بنالیں۔ آخرکار عاقبت کے معاملہ میں رہ گئی ہی رہینگی۔ اور اُن کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اسجگہ ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قوموں نے اس معاملہ ضروری میں بڑی کوتاہی استعمال میں لائی ہے۔ اور تا ہنوز اس میں بیدار نہیں ہوئی ہیں اور ہمارا زور یہ ہے کہ ہر ایک قوم اپنے روحانی مقصد میں بیدار ہو۔ انجیل مقدس میں یہ لکھا ہے کہ آدمی کو کیا فائیدہ کہ وہ تمام دنیا کو حاصل کرے۔ مگر اپنی جان کو کھووے؟ اور پھر لکھا ہے کہ آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا؟ یاد رہے کہ قوم اور مذہب دو علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں ممکن ہے کہ دنیا میں بہت سی قومیں ہوں مگر ہم

سب کا ایک ہی مذہب ہوتا - اور یہ بات زیادہ اچھی ہوتی لیکن افسوس کہ دنیا میں بہت سے مذاہب ایجاد ہو گئے لیکن سچا مذہب صرف ایک ہی ہو جو ان بہت سے مذاہب میں چھپا ہوا ہے - اور اس کا جاننا اور ماننا ہر ایک قوم کے لئے ضروری ہے - اور اس لئے اس امر میں تحقیقات کی بھی ضرورت ہے - تب تو حق کو پاکر حقیقی سیدا ہی ہو سکتی ہے - ورنہ جھوٹے مذہب کی پیروی سے کیونکر بہبودی ہو سکتی ہے - بلکہ اس کے برعکس خدا سے جدائی اور آخر کار ابدی ہلاکت اُٹھانی پڑے گی -

---

بے موقعہ اور بے محل بات یا نصیحت بجائے فایدے کے نقصان کا باعث ہوتی ہے - اور وہ شخص جس کو وہ نصیحت سنائی گئی ہو چڑ کر کوئی دوسری حرکت کرنیکا موقعہ پاتا ہے - اس لئے نہایت مناسب ہو کہ موقعہ دیکھکر نصیحت کی جاوے - اور نصیحت بھی اس کو کرنی چاہئے جو اُس کا مشتاق ہو کر اس پر عامل ہو جاوے نہ کہ بندر کی طرح سے جس نے بے جانور سے نصیحت پاکر اُسی کا گھونسلا گرا دیا تھا اور اس کو اپنے موافق بے پناہ بنالیا تھا - جس کی نسبت ایک ہندی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

سیکھ واکو دیجئے جا کو سیکھ سہائے
سیکھ نہ دیجے باندرا کہ بیا کا گھر جائے

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں اس کی نسبت ذیل کا نوٹ درج ہے کہ "اس دنیا میں سب کام موقعہ کے مطابق ہونے چاہئیں - مذہبی کام کے بیچ بھی اس طور کا لحاظ رکھنا بہت ضروری امر ہے - ایک جوان آدمی چند دوستوں کے بیچ کھڑا تھا اور ان سے دل بہلاؤ اور ہنسی کی باتیں کر رہا تھا ایک نیک مسیحی آدمی اُس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا " دانائی کی ابتدائی بات کیا ہے " وہ جوان اس کی طرف مخاطب ہو کر بولا " دانائی کی ابتدائی بات یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی فکر کرے اور دوسروں کے معاملوں میں دخل انداز نہ ہو " یہ ایک سخت جواب تھا لیکن سوال بھی بے موقعہ تھا - بہ لحاظ اس وقت کے جب وہ کیا گیا - بعض جو اپنے کو دیندار سمجھتے ہیں اور سمجھے بھی جاتے ہیں شغل کیا بازی کے موقعہ و محل کا بالکل لحاظ نہیں کرتے ہیں - پر کوشش کرتے ہیں کہ اپنے کل مال کو دوسروں کو دکھلادیں - جس وقت کہ مہاجن اپنی بہی ہاتھ میں لئے ہوئے مشغول ہے کہ اپنے حساب کو درست کرے کیا مناسب ہے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ کیا خدا کے ساتھ بھی تمہارا اسباب درست ہے " یا جس حال میں کہ ایک کھلاڑی کھیل میں مشغول ہے اس سے یہ پوچھنا مناسب ہے کہ کیا آسمانی دوڑ میں تم ٹھیک راہ پر دوڑ رہے ہو " بہت ہی ضرور ہے کہ موقعہ ڈھونڈیں اور اس وقت اپنے پیغام کو پیش کریں تاکہ مقبول ٹھہرے "

بعض منادبے موقعہ پیغام پیش کرکے دنگا دفساد تک کی نوبت پہونچاتے ہیں - اور اُن کا تمام کام رائیگاں ہو جاتا ہے -

---

ہمعصر افغان پشاور میں "ہندو مسلمانوں کا اتحاد" کے عنوان سے ایک سلسلہ جاری ہے جس میں ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت اور کوشش سے دیانند سوامی کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں سے وہ باتیں نکالکر دکھلائی ہیں کہ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کتاب بجائے اتفاق اور اتحاد قائم کرنے کے نفاق کا بیج بونے والی ہے اور آخر کار لکھا ہے کہ "حضرات آپ نے دیکھا - مقدس سوامی صاحب نے اپنی مقدس کتاب میں اپنے مقدس قلم سے کیسے کیسے عمدہ پھول برسائے ہیں - کیا ان پھولوں کی خوشبو ایسی نہیں کہ جسے سونگھتے ہی اتفاق اور اتحاد کافور ہو جائے ؟ " ہم ہمعصر افغان کے ساتھ اس معاملہ میں بالکل متفق ہیں - ایسی تعلیم سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا - اور اس قسم کی تحریر دلی عناد اور دشمنی کا اظہار کرکے سبب سخت مخالفت پیدا کرنے کا ہوتی ہے - اور یہ کام محبت کے عین خلاف ہے - اور جو کام محبت کا نہیں اس کا نتیجہ ہمیشہ بُرا ہوتا ہے - اور اس لئے سوامی کی سپرٹ رکھتے ہوئے آریہ صاحبان سب کی نظروں میں قابل اعتراض ہو رہے ہیں - بلکہ جھگڑالو ہونے کا دعوے خود کر رہے ہیں - جو اخلاق سے گری ہوئی حالت سمجھی جاتی ہے -

---

ریویو

الاسلام } اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار لاہور سے چودھری عبد اللطیف خاں صاحب کی زیر ایڈیٹری شایع ہونا شروع ہوا ہے کسی صورت سے یہ شکل و صورت اور مضامین کے لحاظ سے دوسرے اُردو اخبارات سے کم نہیں ہے - اگرچہ اُس کے اغراض دینی ہیں - مگر ہر قسم کے مضامین اس میں درج ہوتے ہیں اور قیمت ۱۶ صفحے کے اخبار کی تین روپیہ سالیانہ ہے جو لاہور سے شایع ہوتا ہے -

---

آج مورخہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء بوقت ۲ بجے شام کو ایک عجیب واقعہ موضع جاکے ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ میں ہوا کہ ایک شخص قوم برہمن خربوزے خرید کر گھر کی طرف لئے جا رہا تھا کہ راستے میں خربوزے ہی چھلکے پیر سے پھسلکر گر پڑا اور گرتے ہی راہی براہ ملک عدم ہوا نصیحت ملتی ہو کہ ہم ہر وقت جیسا کہ



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول ۔ اگر یہ واقعات افسوسناک تھے تو اُن کے مقابلے میں مسلمانوں نے بھی تو سختیاں کی تھیں جنکے بدلے میں یہ سلوک ہوا تھا اور اس طرح سے عوض معاوض کا مسئلہ برابر ہوتا رہتا تھا ۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی ۔ کیونکہ اکثر لڑائیوں میں ایسا ہوا کرتا ہے۔

قولہ ۔ اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے صحرائی قبائل کو اُکسا کر مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کی عزیز جانیں سخت خطرے میں کر دی تھیں۔

اقول ۔ اس چھوٹی سی جماعت نے بھی تو جو جو ہاتھ دکھلائے وہ بھی تو سنائیے ۔ قریشیوں کی تو نسلیں مٹوائیں ۔ اب شکایت کیا ہے؟

قولہ ہم بڑے زور سے کہینگے کہ یہ وہی سینہ زور لوگ تھے جنہوں نے مرد تو در کنار مسلمان عورتوں پر بھی دست ظلم و تعدی دراز کیا تھا۔

اقول ۔ وہ تو شروع ہی سے خونخوار اور جنگ جو قوم تھی اور وحشی تھے ۔ پر حضرت نے بھی خوب اُن کی گت بنائی ۔ اگر اُنہوں نے ظلم کیا تو اُس کے ساتھ اُن پر بھی کم سختی نہیں ہوئی۔

قولہ ۔ آنحضرت نے غضب سے مُنہ موڑا یا اور بار بار توبہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اقول ۔ اگر صرف آنا کرتے تو اچھا ہوتا ۔ لیکن اس سے آگے بڑھکر جہاد کا حکم دے کر سینکڑوں ہزاروں جنگ کئے اور ہزاروں کے سر تن سے جدا کئے گئے۔ صرف اس لئے کہ وہ اسلام نہ لاتے تھے ۔ اگر صرف مُنہ موڑنا اور توبہ کروانا تھا تو اس قدر ظلم و جبر اور کشت وخون کی کیا ضرورت تھی؟

قولہ ۔ اس میں کلام نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت چاہتے تو قریش کا کلیتہً ملیا میٹ کر دیتے۔

اقول ۔ ملیامیٹ تو کر دیا تھا اب باقی کیا رہا تھا؟ وہ مغلوب ہو گئے تھے اور مارے اور لوٹے گئے تھے ۔ بلکہ نابود کئے گئے تھے جن کو اب تک تاب نہیں آئی ۔ اس پر یہ کہا جاتا ہے ۔ کیا کچھ کسر باقی نظر آتی ہے؟

قولہ ۔ ناظرین یہ وہی قریش تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سخت سے سخت دکھ دیئے تھے۔

اقول ۔ دوسری طرف تو نظر ڈالکر دیکھئے کہ اس کے عوض میں اسلام نے اُن کیساتھ کیا کیا؟ اُن کا ملیامیٹ کر دیا ۔ اور پھر بھی ہمدردی محض اسلام کی جاتی ہے!

قولہ ۔ کیا ایسے لوگ بھی کسی رحم کے مستحق ہونے کے تھے۔ ہرگز نہیں ۔ قطعاً نہیں لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کی صفائی میں اپنی قوم کی وہ محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ آپنے ان تمام باتوں کو نسیاً منسیاً کر دیا

اقول ۔ کہاں نسیاً منسیاً کر دیا ۔ قریش کا تو ملیامیٹ کر دیا شکست پر شکست دیکر اُنکا تو قلع قمع کر دیا اب باقی کیا رہا؟ اور محبت کی بابت جو بار بار راگ گایا جاتا ہے ۔ اس کی کوئی نظیر دینا ضروری ہے ۔ ورنہ ہماری دانست میں تو محبت کا نام ونشان نظر نہیں آتا ۔ بلکہ عناد اور دشمنی اور بدلا لینا اور مغلوب کرنا دیکھا جاتا ہے ۔ محبت جس کا ذکر کیا جاتا ہے کہ کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس کا اظہار تو عملی طور پر کسی ایک ہی واقعہ سے نہیں ہوتا ۔ ہم نہیں کس طرح سے مان لیں ۔ ہم مکرر عرض کرتے ہیں کہ تعلیمات کی بنا پر کچھ ثبوت سے مطمئن کیا جاوے تاکہ ہم معقول سمجھیں ورنہ ہم تو بار بار لکھ چکے ہیں کہ محبت سے اسلام نے کوئی سلوک قریش کیساتھ نہیں کیا۔

اقتباس

مضبوطی ایمان

کہتے ہیں کہ جب کانسٹنس بادشاہ چنا گیا اور تخت پر بیٹھا تو اُس نے دیکھا کہ اس کے دفتر میں کئی ایک مسیحی ہیں اور اُس نے ایک حکمنامہ اُن کی بابت جاری کیا کہ اگر وہ اپنی ملازمت پر رہنا چاہتے ہیں تو اُن کو مسیحی مذہب چھوڑنا پڑیگا ۔ ورنہ وہ برخاست کئے جاوینگے بہت مسیحیوں نے بخوشی آفس کی خدمت کو چھوڑنا پسند کیا پر اپنے مسیحی ایمان کو چھوڑنا نہ چاہا ۔ لیکن بعض نے بزدلی کر کے نوکری کے لالچ سے فوراً مسیحی مذہب کا انکار کر دیا ۔ اور جبکہ بادشاہ نے اُن کی پوری آزمائش کر لی تو اس نے ان تمام بزدلوں کو جنہوں نے مسیحی مذہب سے منکر ہونا سبب اقبالمندی کا سمجھا تھا ۔ ایکدم موقوف کر دیا ۔ پر دوسروں کو جنہوں نے ایمان کو عزیز جانکر ملازمت کو ہیچ جانا تھا بدستور ملازمت کا شرف عنایت کیا اور فرمایا کہ جو اپنے آلہی آقا کا انکار کرنے پر مستعد ہو گئے ہیں وہ میرے اعتبار کے لائق نہیں ہیں۔

این ۔ سی۔

مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۱ء شہر پشاور متصل کوتوالی ایک ہندو مرد کی نعش مقتول پائی گئی ۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے کہ اسکو مار کر یہاں پھینک گیا ۔ مگر پولیس اسبات پر متحیر ہے کہ اسکے بدن پر کوئی زخم کے نشانات موجود نہیں ۔ مگر انکا خیال ہے کہ اسکو کسی نے زہر دیکر مارا ہے۔

مراسلات

تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی

فوراً خادم بھی اُن کے ساتھ خداوند کے گھر کی صفائی میں لگ گیا اور جو کچھ ہوسکا ان لیڈیوں کا ہاتھ بٹانے میں کوشش کی۔ ناظرین نور افشاں کیا آپ اس کو ایک ہلکی اور معمولی نظیر خداوند کے گھر کی غیرت کے لئے سمجھتے ہیں؟ نہیں بلکہ اسی طرح اگر ہر جگہ خداوند کے گھر کی غیرت کا جوش نظر آوے تو اُمید ہے ہم اور دوسری باتوں میں بھی غیرت مند ہی نظر آوینگے۔ پھر آپ دیکھئے کہ اس نمونہ سے لودیانہ کی کلیسیا پر وہ گہرا اثر ہوا۔ کہ جب اُن کا کوئی پاسٹر یا دینی سشبان نہ تھا تو اُن کو اپنی اس بے کسی کی حالت پر خیال آتا ہے۔ عزیزو جس کلیسیا کا پاسٹر نہیں تو اس جگہ میں کلیسیا کا بڑھنا ایک نہایت ہی مشکل بلکہ ناممکن سی بات ہے۔ جیسے بھیڑوں کا گلہ پہ نہیں تو وہ جدھر چاہیں پھر سکتی ہیں۔ چاہے کوئی گرگ یا کری اور درندہ چرندہ اُن کو مار جاوے اور وہ دم بخود ہو جاویں۔ ہاں اسی طرح پاسٹر اُس کی جان کا نگہبان ہے۔ جو کہ اُس کو کلیسیا کے ممبر کی حیثیت میں اپنا بزرگ اور مہربان اور رہنما اور صلاح کار سمجھتے ہیں۔ جس طرح گڈریے کا کام صرف بھیڑوں کو خوراک دینا نہیں ہے بلکہ اُنکی جان و مال کی حفاظت کرنا ہے۔ اسی طرح پاسٹر کی ذمہ داری ہے۔ از حد شکر ہے کہ لودیانہ کی کلیسیا نے اپنے فرض منصبی اور کار نیبی کو ملحوظ خاطر سمجھ کر اس بات کا بیڑا اٹھایا۔ کہ ہم پاسٹر کو ۶۰ روپیہ تک دینگے۔ اس پر دعاؤں اور مناجاتوں کے بعد جناب مسٹر پورن خاں کو سہارنپور سے پاسٹری کی بلاہٹ دی گئی اور اُمید ہے کہ وہ جلد آجاویں گے۔

عزیز ناظرین آپ دیکھیں گے کہ ایک لیڈر نے جب اپنا فرض دل سے پورا کیا تو اس نے کتنوں کو راہِ ضلالت سے چھڑا دیا۔ اب میرے عزیز ناظرین دیکھئے کہ یہ تو اُس لیڈر کے ذریعہ سے اتنا اثر اور یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔ اور بھی ایسی مثالیں ہماری روزانہ زندگی میں قائم ہو سکتی ہیں۔ ہم تین لفظوں پر سرسری سوچیں (۱) گھر (۲) غیرت (۳) کھا گئی۔

خانہ یا وطن عزیز اس مسکن کا نام ہوتا ہے جہاں کوئی انسان اپنے انسانی چولے کو پہنتا ہے۔ اور اپنی پرورش بھی پاتا ہے۔ ہاں یہ وہ گھر ہے جس کی تعریف ایک انگریز مصنف نے کی ہے کہ گھر وہ شے ہے جس کی مانند عزیز کوئی نہیں۔ ہاں جس طرح گھر سے آدمی آرام پاتا ہے۔ ہاں گھر ہی ایک چیز ہے جہاں پر کہ وہ بچپن کے زمانہ سے پکڑ اُس ضعیفی کی عمر تک پہونچتا ہے۔ ہاں عزیزو یہ دل بھی ہمارا گھر ہے۔ اس میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں شیطانی لٹیرے اور چور بشمار عیاری صورت میں ہم کو دھوکا دیکر آپ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ دل کا گھر جو کہ سب برائیوں اور بھلائیوں کا مخزن سمجھیں تو شاید نامناسب نہ ہوگا۔ مگر ہم کو اس کی غیرت اُس کا لحاظ اور خیال مدِ نظر رکھنا چاہئے تاکہ یہ خودی۔ چوری۔ عیاری۔ جھوٹ فریب کے سودے سلف نہ کرے۔ پھر ہم کو غیرت کا خیال رکھنا چاہئے جیسا کہ مسیح نے غیرت کر کے اور کوڑا لیکر ان سب کبوتر فروشوں اور صرافوں کو نکالدیا تاکہ وہ چوروں کا کھوہ یا غارنہ بنجاوے۔ لفظ غیرت ہاں ہم میں وہ مسیحی غیرت ہونی چاہئے۔ کہ ہم اپنی عبادت گاہوں میں فراخدلی اور علو ہمتی سے روپیہ دیں۔ جیسا کہ ہیکل کے بنانے میں فیاض دلی اور حوصلہ افزائی سے روپیہ پیسے کے دینے میں بنی اسرائیل نے کوئی دریغ نہ کیا۔ بلکہ احتیاج سے زیادہ لوگ ہیکل کے تعمیر کرنے میں روپیہ لائے۔ ہاں دیکھئے کہ لودیانہ میں بھی کہاں تو پائی دیوال نہ تھے۔ پر اب ساٹھ روپیہ تک دینے کو طیار ہوئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ جب انسان غیرت مند اس بیوہ کی طرح جس نے کہ چھدام جو کہ اُس کی ساری پونجی تھی ڈالی بنجاتا ہے تو وہ ایسے ایسے کار خیر میں حصہ لینے کے لئے اول نمبر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ عزیز ناظرین وہ دن جلد آوے کہ ہم فراخدلی سے اپنے دینی کام کو چلاویں۔ شکر ہے کہ ایسے ذرائع پیدا بھی ہو گئے ہیں جو کہ سیلف سپورٹ کو پورا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مثلاً این۔ ایم۔ ایس یہ بھی ہماری ہی غیرت کا نتیجہ ہے۔ کہ لوگ جگہ بجگہ جا کر خدا کے نبیوں کے کلام کو یعنے بائبل کو بشارت کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔ ہاں اس غیرت نے کنونشنوں میں بھی ایک روحانی بارش کی سالانہ بوچھاڑ کرنی شروع کی ہے۔ جگہ جگہ ریوایول اور نوبہ زندگی کا چرچا معلوم ہونے لگا ہے۔ اور اُس کا نتیجہ واقعی تسلی بخش ہوتا ہے۔ پھر لفظ کھا گئی۔ اور پر ہم ذکر کر آئے ہیں کونسی شئے کھا گئی۔ یہ غیرت ہی کھا گئی۔ اس ہی غیرت نے بہت سے عجائب کارنامہ عالم چند روزہ میں دکھائے ہیں۔ اس ہی غیرت نے سینکڑوں کے سر قلم کروائے ہیں۔ ہاں سینکڑوں کو ہس صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ دوستو ہم کو دیکھنا چاہئے کہ اس غیرت نے جب طرح طرح کے کارنامے نمایاں کئے ہیں تو مسیح نے وہ غیرت ظاہر کی جو کہ ہم کو دینی اور دنیوی باتوں میں فائدہ پہونچاتی بلکہ چاہ ضلالت

سے نکالکر اُس بہشت کی راہ تک پہونچادیتی ہے۔ جو ہر ایک ایماندار کا آخری مسکن ہے ممکن ہے کہ غیرت دو طرح کی ہو سکے (۱) وہ غیرت جو کہ انسان اپنی جہالت اور رو کھڑے پنے سے جان کو نقصان پہونچانے سے چوکنا اور بعضے دوسروں کو مارنا ایک شہادت اور کار خیر سمجھتے ہیں۔ عزیزو اس قسم کی غیرت بہت ہی مضر اور نا مناسب سمجھی جاتی ہے۔ آپ دیکھئے کہ پولوس کی عیسائی ہونے سے پہلی غیرت ایک غیرت تو سمجھی جاتی ہے پر وہ نادانی اور غفلت کی غیرت متصور کی جاسکتی ہے وہ ظاہرا غیرت معلوم ہوتی ہے۔ پر جس نیت اور ارادے اور خیال سے ہر کام کیا جاتا ہے وہ ٹھیک نہیں پر پولوس کی بعد ازاں کی غیرت جو کہ دکھ۔ مصیبت۔ قید جیلخانوں۔ لوگوں کے کوڑے اور لعن طعن سہنا۔ اور ہر طرح سے ظاہرا ذلت اور خواری کی زندگی بسر کرنا یہی ایک اصلی غیرت تھی کہ جس کے پردے میں چمکدار عالیشان مہنگ مولا اور بیش قیمت تاج اور نجات سرمدی اور خلاصی ابدی کا تخت متصور ہے۔ ہمارا مالک و خالق خود غیرت کی صفت رکھتا ہے۔ خود اُنکو ہمارے پیدا کرنیکی لاج ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب بچہ پیدا بھی نہیں ہوتا تو اُس کے دودھ کا نظم پہلے ہی سے اُس کی والدہ ماجدہ کی چھاتیوں میں ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہر قسم کے انسان بستے ہیں پر وہ بارش ہر انسان کی ضرورت کے لئے بھیجتا ہے۔ ہاں یہہ غیرت نہ صرف انسان ہی میں ہے۔ بلکہ حیوانوں میں بھی نظر آتی ہے۔ اُنکو بھی عقل حیوانی کے لحاظ سے اپنا اپنا غیرت کا خیال ہے۔ وہ بھی کچھ درجہ تک لحاظ اور خیال رکھتے ہیں۔ عزیزو اگر ہم نظر عمیق سے دیکھیں تو ہماری نجات کا راز اسرار ہی غیرت کا اظہار ہے اگر ہمارا خداوند تعالے غیرت مند نہ ہوتا تو کبھی وہ اپنی الفت اور محبت کا مکاشفہ اور اپنا عزیز اور اکلوتا اس دنیا میں ہم گنہگاروں کی خاطر نہ بھیجتا۔ ہاں جبکہ ہم شیطان کے چنگل اور پنجے میں بالکل پھنسکر اُس سے روپوش اور سرکش ہو گئے تھے تب اُس نے ہم پر رحم کیا۔ ہاں غیرت کا اظہار ہی رحم ہے۔ جہاں غیرت ہوگی۔ وہاں الغرض اظہار رحم کے ساتھ وابستہ ہو۔ اب ناظرین کاشکہ ہم بھی اُس کی گمرکی غیرت سے بھرپور ہوکر وہ کام کریں جو کہ مرغوب خاطر اور دل پسند ہوں تاکہ اُس کا جس نے ہمیں بھیجا جلال اور بزرگی ظاہر ہو

فقط احقر العباد۔ این۔ پی پروانہ۔ ٹیچر سی۔ بی۔ بی ہائی سکول۔ لودیانہ

بنیادِ خانقاہ

بتاریخ ۶ مئی ۱۹۱۱ء یوم شنبہ بوقت ۶ بجے شام بمقام ایس۔ پی۔ جی مشن گھاٹم پور ضلع کانپور میں ایک جلسہ بابت ڈالنے بنیاد خانقاہ کے منعقد ہوا اس میں قریباً پچاس ہندو صاحبان اور ۲۵ مسلمان صاحبان شریف خاندان گھاٹم پور کے حاضر جلسہ ہوئے اور ۲۰ مسیحی عورت اور مرد تھے۔ لہذا واسطے بنیاد ڈالنے کے پروشیشن معہ تین نشان کے ہوا اور گھوم کر مقام مقصود پر پہونچے وہاں ہندو اور محمدی دیہاتی اور خاص گھاٹم پور کے قریب چارسو موجود ہو گئے۔ یہ منظر قابلِ دید تھا۔ ہمارے بزرگ پادری ٹی۔ اے جانسن صاحب نے اپنے دست مبارک سے خانقاہ کی بنیاد کا پتھر رکھا اور بہت ہی سنجیدگی سے یہ نماز ادا کی گئی بعدہ پادری صاحب نے جو خورد و نوش کا سامان تیار کرایا تھا اس میں ہندو اور مسلمان دونوں بہت خوشی سے شریک ہوئے اور ایک جا علیحدہ علیحدہ دونوں فریق نے بلا تکلف شیرینی وغیرہ نوش جاں فرمایا۔ صرف شربت میں سیاہ مرچ زیادہ ڈال دی گئی تھی۔ اسوجہ سے لوگوں نے شربت بہت کم پیا۔

اور مسیحیوں کیواسطے جناب مس میکن صاحبہ مشنری اور جناب ڈاکٹر مس پرایس صاحبہ نے اپنی اعلےٰ طبیعتوں سے کل مسیحیوں کو چاء پانی دیا۔ ایک مس صاحبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک کی قابین لئے ہوئے اور دوسری مس صاحبہ چا کی سینی اپنے دونوں ہاتھوں میں لئے ہوئے۔ دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنی اُس بڑی خوشی کا اشتہار دے رہے ہیں کہ ہم اپنے منجی مسیح کے بدن کی عمارت کا اسی طرح سے چنا ہوا پتھر ہوویں۔

ہم اپنے جناب پادری صاحب کی اس اصلی مسیحی طبیعت کے شکر گزار ہیں کہ اس نیک طبیعت نے یہ ارادہ پیدا کر دیا کہ ایک خداخانہ یعنے گرجے کی بنیاد ڈالنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ خدا ان کی اس جانفشانی کے ثمرے کو درست لادے کہ اس چھوٹی سی جگہ قصبہ گھاٹم پور میں مسیح کی کلیسیا پورے قد کے اندازے پر آجاوے۔ ہماری کل مسیحی بھائیوں سے التجا ہے کہ ہمارے بزرگ پادری صاحب کے واسطے خدا سے دعا خیر کریں کہ خداوند ان کو اپنے پاک الہام سے منور کر کے جزا خیر دے۔

دوئم۔ ۷ مئی ۱۹۱۱ء یوم اتوار کی شام دو عورتوں اور ایک لڑکے کا بپتسمہ جھیل میں ہوا۔ اُن کے واسطے بھی ہماری یہ دعا ہے کہ مسیح کے جھنڈے کے نیچے مردانہ سپاہی بنکر شیطان سے لڑیں اور اخیر کو خدا کی بادشاہت میراث میں پاویں فقط

الراقم
فضل مسیح ایس پی جی مشن
کانپور



سفر امریکہ

اور سب کے سامنے ایک ایک برقی لیمپ اور سب ایک دوسرے کے نزدیک نزدیک چلتے تھے۔ گویا کہ دیوالی کا سماں بندھا ہوا تھا۔ چونکہ نہر ایک قدرتی چیز نہیں ہے بلکہ مصنوعی اور نہ ہی سمندر کے برابر گہری ہے اور اردگرد کا ملک بھی ریتلا ہے۔ اس لئے اس میں کیچڑ اور ریت بھر جاتی ہے۔ اور یوں خطرہ ہے کہ یہ آخرکار بھر جائے۔ لیکن اس خطرہ سے بچنے کے لئے منتظمان نہر نے کیچڑ وغیرہ نکالنے کے لئے جابجا مشینیں رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بڑے بڑے جہاز کے برابر ہیں۔ اور بعض چھوٹی۔ اور یوں نہر کی صفائی میں ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

پورٹ سعید۔ ستائیس اپریل کی صبح پورٹ سعید پہونچے چونکہ جہاز یہاں تمام دن ٹھہرتا تھا۔ میں چند ایک دوستوں کیساتھ شہر دیکھنے کو چلا گیا یہ شہر بالکل انگریزی طرز کا ہے۔ قریباً تمام مکانات چار چار پانچ پانچ منزل کے ہیں۔ اور بناوٹ بالکل انگریزی یہاں ہر شہر کی سیر کرانے کو رہنما ملجاتے ہیں۔ مگر ہم نے کوئی رہنما نہ لیا۔ یہاں سے بھی ریل قاہرہ کو جاتی ہے بازار چوڑے اور پکے ہیں۔ بڑے بازار تو صاف ستھرے ہیں۔ مگر بعض چھوٹی چھوٹی گلیاں بالکل گندی ہیں اور تعجب یہ ہے کہ میلا پانی جانے کو نالیاں بالکل نہیں ہیں۔ یہاں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ مگر زیادہ تر فرنسیسی۔ اطالین۔ عرب۔ اور یہودی ہیں۔ انگریزی آبادی بہت تھوڑی ہے۔ ہندوستانی کیا انگریزی زبان بھی یہاں کم بولی جاتی ہے۔ سوائے ڈاکخانہ کے جہاں جہاں میں گیا۔ کوئی انگریزی بولنے والا نظر نہ آیا۔ اس نے ہمیں لین دین کرنے میں بڑی دقت ہوئی۔ اور ویسی ہی دقت سکہ کی تھی۔ ہمارے پاس انگریزی سکہ تھا جب کوئی چیز خریدتے تو باقی سکہ ہم کو یا تو فرنچ ملتا۔ یا مصری البتہ بازار میں مختلف سکوں کا تبادلہ کرنے والے موجود تھے۔ جو تھوڑی سی کمیشن لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس معاملہ میں زیادہ وقت نہ ہوئی۔ مگر گفتگو میں ان سے بھی اشاروں سے ہی کام لینا پڑا۔ جابجا اس شہر میں ریسٹارنٹ ہیں۔ یہاں اس کا رواج بہت زیادہ ہے۔ بلا امتیاز رنگ و قومیت کے ہر شخص ہر ایک ریسٹارنٹ میں جا سکتا ہے کم از کم تیس چالیس ریسٹارنٹ ہونگے۔ ایک ریسٹارنٹ میں ہم نے کھانا کھایا۔ اور اس میں تین نوجوان اور کھانا کھا رہے تھے جو رنگت میں فرنگیوں سے کم نہ تھے۔ مگر ترکی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان تھوڑی سی انگریزی جانتا تھا۔ اس سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ دمشق کے مسیحی ہیں اور وہاں برائے سیر آئے ہوئے ہیں۔ یہاں پر سوائے یورپین کے باقی تمام لوگ ترکی ٹوپی پہنتے ہیں۔ اور باقی کپڑے انگریزی وضع کے حد درجہ کا مہنگا شہر ہے۔ بیف چھ سیر اور مٹنی ۶ سیر اور ایسے ہی دوسری چیزیں۔

ستائیس کی شام کو پورٹ سعید سے روانہ ہوئے دو دن تک سمندر غیر معمولی خراب تھا کہہ سکتے ہیں کہ خفیف سا طوفان تھا۔ جہاز کئی کئی گز نیچے اوپر ہوتا۔ اور لہروں کا اتنا زور تھا کہ بعض وقت سمندر کا پانی جہاز کے اوپر کے ڈیک پر جو سطح سمندر سے قریب دس گز اونچا ہے چلا جاتا۔ ان دو دن میں سوائے ملاحوں کے کوئی دوسرا شخص جہاز پر نظر نہ آیا سب اپنے اپنے کمرے میں بیٹھے رہتے۔ صرف کھانے کے واسطے باہر نکلتے۔ دو دن کے بعد سمندر ویسا ہلکا ہو گیا جیسے نہر سویز کا پانی۔

کینیا۔ یکم مئی کو کینیا میں پہونچے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑی شہر ہے۔ کینیا سے سسنیا تک کوئی ساٹھ میل کا فرق ہے لیکن اس ساٹھ میل میں برابر سمندر کے کنارے آبادی ہے جو بہت خوبصورت معلوم دیتی ہے۔ اس تمام آبادی میں سمندر کے کنارے ریل کا سلسلہ بھی قائم ہے۔ دوپہر کے بعد چار بجے سسنیا پہونچے اس کو دیکھ کر اب رونا آتا ہے۔ کیونکہ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء کے حادثہ زلزلہ سے بالکل تباہ ہو گیا ہوا ہے۔ بڑے بڑے عالیشان مکانات کے کھنڈرات ابھی تک موجود ہیں۔ سینکڑوں جانیں اس حادثہ میں تلف ہوئی تھیں۔ اس جگہ ایک عجیب بات یہ ہے کہ سمندر کے ایک طرف سے سمندر کی دوسری طرف ریلوے انجن بمعہ تمام گاڑیوں کے بذریعہ جہاز پہونچایا جاتا ہے۔ جہاز ہی کافی جگہ ہوتی ہے کہ تمام کی تمام ٹرین اس میں آجائے۔ سسنیا شہر سے بہت عبرت انگیز سبق ملتا ہے۔ یہ ویسا ہی حادثہ ہے جیسا بائبل میں سلوام کے برج کا حادثہ کا ذکر آیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سسنیا کے لوگ جو ناگہانی موت میں گرفتار ہو گئے کیا دوسروں سے زیادہ گنہگار تھے بلکہ یہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہے۔ یکم مئی کی شام کو سسنیا سے چلکر دو مئی کو نیپلز پہونچے۔ باقی آئندہ

الراقم این۔ بیلی

ضرورت۔

موسم گرما کی رخصتوں کے بعد ایک عیسائی استاد کی اینگلو ورنیکولر سکول نارووال متعلق سی۔ ایم۔ ایس ضرورت ہے جو جے۔ اے۔ وی کی سند رکھتا ہو تنخواہ للعہ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر جلد آنی چاہئیں۔

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

پھر ہمیں اس بات کا حوصلہ ہے کہ مسیح ہماری ہر آزمائش میں ہماری حفاظت کرنیکو طیار ہے۔ ذرا اور دیکھئے کہ اور تصویر تخت کی ہے اور وہ ہمیں کہتا ہے جو کریں اپنے باپ کے تخت کے سامنے بلکہ ساتھ تمہیں بٹھاؤنگا۔ ناظرین کیسی خوشی کا مکان ہے کہ ہم اس جلالی تخت کے حصہ دار اور اس پر بیٹھنے والے ہونگے اور وہ عزیزو کیا ہمیں حوصلہ نہ ہوگا کہ آج سے ہم جو کچھ ہوا سو ہوا پر آج سے ہم اس دنیا کے جالوں سے جو کہ مثل ایک بڑھیا کے ہے اور طرح طرح رنگیلی اور بکیلی صورتوں میں ہمارے سامنے نمایاں ہوتی ہے مکاشفات کے ۱۲ باب اور ۱۱ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ بڑے کے لہو اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اس پر غالب آئے۔ اپنے گواہی کے کلام۔ یعنے مسیح کے نام کی منادی کرنے سے ہمیں کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ جو لوگ گاؤں اور مدرسوں زنانوں میں کلام سناتے وہ مبارک ہیں۔ ہاں مبارک وہ ہے جو کہ کلام کی گواہی دیتا ہے۔ اوروں کے بچانے سے ہم خود بچ جاتے ہیں موت تک طیار رہنا کہ کسی وقت آدمی کو خود شہادت کی زندگی دکھلانی ہوتی ہے۔ چاہے خود انکاری سے چاہے قتل ہونے سے یا توپ کے منہ پر اڑ ائے جانے سے

پھر پادری ورہا داس نے ۲ قرنتیوں: ۵: ۱۴- ۱۵ اور گلتیوں کے دوسرے باب سے پڑھکر سنایا۔ اور اس پر کچھ خیالات ظاہر کئے۔ آپ نے فرمایا کہ آدمیوں کو کبھی برکت نہ ہوگی۔ اگر منادی سے پہلے دعا مانگ کر اس شریف کام کو شروع نہ کریں۔ باقی دارشتہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس-پی جی مشن رڑکی

جبکہ ہر کام مصلحت وقت کا محتاج ہے۔ پھر ایسی صورت میں کونسی کتاب منزل من اللہ اور کس کو منکہ وثت سمجھیں (کتاب مقدس) کی تصدیق مسلسل ہوتی ہے۔ سوا اس کے اور کوئی تواریخ غلط نہیں ہو سکتی۔ اور لفظ تحریف کی ثبوت میں کوئی دوسرا صحیح نسخہ اصل آجتک ۱۳ سو برس سے پیش نہیں ہوا (قرآن مجید) کے شل کتاب مقدس کے تصدیق ناممکن ہے تو پھر حقیقت کی انکشاف میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ اس لئے دین مسیحی کو حق سمجھنا چاہئے اور عقل خداداد حق کو دین مسیحی کی طرف رجوع کرنے میں کس طرح ساکت رہ سکتی ہے۔

اب یہ بھی دیکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گروہ انبیا میں برگزیدہ اور معصوم اور منجی اور منجات دہندہ کون تصور ہوتا ہے۔ سوا اس کے لئے کسی طول عمل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اسلام نے خود اس میں فیصلہ کر دیا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک جس قدر نبی گزرے ہیں۔ ان میں صرف یہ چھ نبی آدم۔ نوح موسیٰ۔ ابراہیم۔ مسیح۔ محمد۔ انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام علو العزم اور معصوم ہیں اور بوجہ معصومیت اپنی اپنی امت کی شفاعت کر سکتے ہیں۔ تو اب یہ غور طلب ہے کہ آیا یہ سب معصومیت ماموراور بیگناہ اور منجی ہیں۔ اور باعتبار نبوت سب کا مرتبہ یکساں ہے۔ یا کوئی ہمدگر فضیلت کا مستحق ہے۔

باقی آئندہ

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

موضع بارنہاڑا ضلع لودیانہ میں ایک عجیب کیفیت

آپ کی سچ مچ کا کچھ نہ پوچھئے کہ یہ خدا ایک عالیشان کوٹھی میں فروکش ہوا۔ پولیس کا پہرہ خدا کے چوگرد لگ گیا۔ خدا کے کھانے پینے کے سامان فورًا سے پیشتر موجود ہو گئے۔ اور خدا صاحب نے صرف شام کے آٹھ بجے اپنا درشن دینا شروع کیا۔ اور سب کا خدا تو حاضر وناظر ہے۔ مگر یہ خدا صرف چمگادڑ کی طرح رات کو نکلتے۔ آپ نے کوٹھی بھی اس سڑک پر کرایہ پر لی جو موقعہ بارنہاڑا کو جاتی ہے مسلمانوں اور سکھوں کو تو پیر گا ہے شاہ نے لوٹا اور جو ہندو تھے انکی دولت اس خدا نے سمیٹنی شروع کر دی ہیں جانتا ہوں گا ہے شاہ کسی اگلی جون میں اس خدا کے ضرور چیلے ہونگے۔ رات کو سونے جانے سے پیشتر خدا کے خزانے میں ایک ہزار یا ڈیڑھ ہزار کی رقم ہر روز داخل ہو جاتی تھی سنا جاتا ہے کہ خدا یعنی راد ہا سوامی کی سپیشل ٹرین بھی چلتی ہے۔ کیوں نہ ہو ماتا! تیرے تین نام پر سو پرسا۔ پرس رام۔ واہ پنجاب یہ تیرے ہی حوصلے ہیں کہیں تو تو آغا خاں کا پیٹ پالے۔ کہیں مسز اینی بسینٹ تیرے پانیوں سے اپنی پیاس بجھاوے کہیں راد ہا سوامی جیسے تیرے رختوں کی لکڑیاں جلاکر اپنا پیٹ پالنے کو حلوا پوڑی کھاویں۔ اور کہیں گا ہے شاہ۔ لنگا ہے شاہ وغیرہ تجھ سے بھیک مانگیں۔ آپ جب یہاں سے کسی دوسری جگہ سدھارنے لگے تھے تو سنا جاتا ہے کہ آپ کو صرف لودیانہ سے دس بارہ ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا تھا۔ لالچ بڑی بلا

ہے۔ اتنا روپیہ دیکھکر بہتوں کا دل بھر آیا اور اُن کے دل میں چیلہ بننے کی خواہشیں پیدا ہو گئیں اور اس بڑی خواہش نے کئی ایک نام کے گریجوایٹوں اور ایم۔ اے صاحبان کو اس خدا کا چیلہ بنا دیا ہے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ زر کا پیار تمام برائیوں کی جڑ ہے خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا آسان ہے۔ مگر ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا"۔ ایک بڑا مالدار خداوند مسیح کے پاس آیا کہ میں کیا کروں جو نجات پاؤں خداوند نے جواب دیا کہ "جو کچھ تیرا ہے بیچ اور غریبوں کو دے" پیارو دن بہت برے ہیں ہم سب ایک ہیں۔ ہم کو چاہئے کہ ہم سب ملکر ان فرومات اور بدعتوں کو دور کریں اور خداوند مسیح کے جوئے تلے آکر جو بڑا ملایم ہے پاکیزگی کی زندگی بسر کریں۔ خداوند ہر ایک سے اُسکے مال و متاع کا بھی حساب لیگا۔ ایسا نہ ہو کہ مال مفت دل بے رحم ہر ایک دنیاوی شخص کو اپنا تو سیدھا کرنے کی پڑی ہوئی ہے۔ آؤ ہم سب یک زبان ہو کر دعا کریں کہ ہمارے آسمانی باپ تیرا راج آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو۔ ہمیں امتحان میں نہ ڈال۔ بلکہ برائی اور شر سے بچا۔ اپنی عبادت کا سیدھا راستہ ہم کو بتا۔ اپنے جلال کو ہم پر ظاہر کر۔ خدا آپ کے دلوں کو منور کرے اور پھر اس پر خداوند یسوع مسیح کی محبت کو کر دے جو نقش فی الحجر ہو جاوے۔ خداوند یسوع مسیح کی جے۔

مانو نہ مانو صاحب من اختیار ہے
ہم حضور کو نیک و بد سمجھائے جاتے ہیں

الراقم آپ کا سچا خادم
ایم۔ این۔ ہوز مشن ہائی اسکول لودیانہ

ملک کنعان کی سیر

لیکن مسافر کو چاہئے کہ یردن کے دہانہ پر غسل کرے۔ کیونکہ نمک کی زیادتی سے اکثر جسم کو نقصان پہونچتا ہے۔ پانی نمک کی وجہ سے ایسا بھاری ہے کہ انسان اُس پر تیر نہیں سکتا تختے کی طرح لیٹ جاتا ہے۔ الیشع کا چشمہ دیکھکر واپسی کے وقت میں یریحو کو نہ گیا۔ بلکہ وادی کریث سے گزر آیا۔ یہ راستہ نہایت دشوار گزار ہے گھوڑا اسوار کو لیکر گزر نہ سکتا تھا۔ اس لئے بعض جگہ پیدل چلنا پڑا۔ پتھر۔ چٹان۔ چڑھائی۔ اترائی اور اور پانی کے باعث گھوڑے پھسل پھسل جاتے تھے۔ یہاں میں نے سفید چرا دیکھا جس کی نسبت میرے راہنما خبیب نے بتایا کہ مصر کے لوگ بیچ چبا کھاتے ہیں۔ سرکہ میں اچار ڈال چھوڑتے ہیں شراب کے بعد اکثر مہمان کو چبا کھانے کو دیا جاتا ہے۔ یہ بڑی عزت کی خاطر سمجھی جاتی ہے۔ یہاں خونی کے واسطے عجیب قانون ہے کہ اگر کوئی قصداً خون کرے تو اُس کو ۲۰۰۰ روپیہ جرمانہ اور ۵ سال قید ہوتی ہے اس میں بھی سلطان کو اختیار ہے کہ ۵ سال معاف کر دے۔ جب ہم نیک سامری کی سرا میں واپس آئے تو یہاں ایک مسلمان سپاہی فروکش تھا۔ کھانا کھا رہا تھا۔ مجھے دیکھکر کہنے لگا آئیے صاحب میرے ساتھ کھانا کھائیے۔ یہ مشرقی ممالک کی تہذیب ہے کہ ناواقف کو بھی کھانے کے واسطے پوچھتے ہیں یورپ میں کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔ نیک سامری کی سرا ایک مسیحی کے پاس ٹھیکہ پر ہے۔ اُس نے بیان کیا کہ میں نے ایک اور اپنی سرا بنائی ہوئی ہے۔ مگر یہ سرا مجھے زبردستی دیگئی ہے۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

بتقریب تاجپوشی شاہ جارج قیصر ہند
۲۲ جون ۱۹۱۱ء

اے شاہ ہند تجھ پہ ہو فضل خدا ہوا
دشمن بعین شہا تیرا اب زیر پا ہوا

سر پہ ہے تیرے سایۂ ظل ہما ہوا
تمیں کا شور تیرے گلے کا ہار ہوا

کہتے ہیں گورے سیوری گنگ تجھکو ہندیاں
میری کے گیت گاتی ہیں انگلینڈ کی لیڈیاں

اے بادشاہ تیری سلامت ہو سلطنت
فلہ رہنہ تیری رکھے خدا نا شکست

قائم سدا رہے تیری اے شاہ مملکت
نصرت و فتح نصیب تجھے ہو مدامت

اقبال و بخت اے شہا یاور تیرا رہے
حامی و رہنما سدا داور تیرا رہے

انگلینڈ تیرا تاج میں تیرے ہوا بلند
سب خیر خواہ تیرے ہیں شاہان ارجمند

خوف و ہراس تیرا رکھیں سارے نابکار
بدخواہ تیرے روسیاہ ہوں اور شرمسار

جنگ و جدل کا نام نہ تیرے یہاں رہے
توپ و تفنگ کا نہ جہاں میں نشاں رہے

ایڈورڈ کا سپوت ہے تو شاہ نامدار
ہر ایک نیک کام میں دم ہو تیرا مددگار

دنیا میں ہے تو باپ کی مانند صلح کار
شاہا ہمیں شان تیری ہو جہ چشم انتظار

ہوں دور سارے باغی ہماری ہے یہ دعا
نام و نشاں رہے نہ مخالفین کا اے خدا

راجہ ہو یا کہ ہو وہ نواب سلطان بھی
سب کیا ہیں بھی مانتے ہیں تجھکو شاہ کا

حامی ہیں ہو گئی ہو مت کا بالیقیں
شاہا نہیں کوئی بھی تجھ سا ہے بادشاہ

تیری نظر میں ساری رعیت ہو یکساں
سبھوں پہ شفیق باپ کے تو بھی ہو مہرباں

اے شاہ تیرے عہد پہ طاعون زور ہے
ملک کی زبانوں کا قانون دور ہے

ہندوستان سے قحط بھی ملعون دور ہے
ہاں تیرے ہاتھ کس کا مضمون دور ہے

واعظ کی ہے دعا بھی اے پیارے بادشاہ
انصاف و رحم تیرے مشیر ہوں کو دے خدا

سلطان جارج کا تو سیا حبیب ہو
دکھ درد بیمی وادی کا اسکا نصیب ہو

دکھوں مصیبتوں میں تو اُسکا طبیب ہو
ہاں صلح اور سلامتی ہر دم قریب ہو

[illegible]

مضامین

آرزوئے شہرت

جس طرح جناب باری نے انسان کی ذات میں عقل و فکر اور تمیز کی اصلی ترین قوتیں ودیعت کی ہیں اسی طرح ایک اور صفت اس کی ذات میں پائی جاتی ہے۔ جسے آرزوے شہرت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو ہر ایک انسان کی ذات میں ازل ہی سے موضوع و مخلوق ہے۔ اس عجیب اور پاکیزہ صفت کی تعریف یہ ہے کہ یہ ہر ایک آدمی کو نیک نامی حاصل کرنے کی طرف مائل کرتی ہے اور توجہ دلاتی ہے کہ انسان اپنے ابنائے جنس کی نظروں میں عزت اور بزرگی حاصل کرے۔ دنیا میں جن لوگوں نے خاص عزت و فضیلت حاصل کی ہے یا جو لوگ اس دار ناپائیدار میں بہ نسبت اوروں کے ممتاز اور محترم خیال کئے گئے ہیں۔ ان سب نے اسی صفت کی پیروی کی ہے۔ افلاطون کے علم و فضل۔ ارسطو کی دانش و بینش بیکن کی عقل و فراست۔ سکندر اعظم کی فتوحات اور نپولین بوناپارٹ کی جوانمردی اور ہمت و استقلال کا باعث یہی اصلی صفت تھی۔ اگر ان کے دل میں شہرت کا شوق اور جوش نہ ہوتا تو یہ کمالات کیونکر حاصل ہوتے۔ ہماری دانست میں آدمی کو اچھی باتوں کے حاصل کرنے کا جوش اور شوق اُسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ دل آرزوے شہرت پاک جذبہ سے معمور ہو۔

باقی دارد

انتخاب الاخبار

لنڈن میں ہندوستانی جواہرات کی نمائش

ہندوستان سے جو والیان ریاست دربار تاجپوشی لنڈن میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔ ان میں اکثر اپنے قیمتی جواہرات بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ جن میں سے صرف مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے جواہرات کی قیمت ۵۰ لاکھ ہے۔ اُن جواہرات کی نمائش کرنے سے نہ تو والیاں ریاست کو کوئی نفع ہوگا۔ اور ان کے ملک والوں کو۔ بلکہ اُن کی نمائش کا اُلٹا یہ اثر پڑیگا کہ انگلستان اور دیگر ممالک یورپ کے لوگ جو جشن تاجپوشی میں شریک ہونگے وہ ان جواہرات کی وجہ سے غلطی سے یہ یقین کرنے لگیں گے۔ کہ ہندوستان بڑا دولتمند ملک ہے۔ حالانکہ درحقیقت روئے زمین پر ہندوستان سے زیادہ مفلس اور کنگال اور کوئی ملک نہیں۔ مزید براں جواہرات کے دیکھنے والوں کو خیال ہو جاویگا۔ کہ ہندوستانیوں میں عورتوں کی سی صفات پائی جاتی ہیں۔ ان دونوں باتوں کے اعتبار سے ہمارے ملک کو والیان ریاست کے ایک نمائشی فخر کے باعث نقصان بھی پہونچے گا۔ اور اس کی بدنامی بھی ہوگی۔ خود انگلستان میں ایسے ایسے دولتمند ہیں۔ جن کے سامنے ہمارے اکثر والیان ریاست ایسے ہی ہیں۔ جیسا کہ راجہ بھوج کے سامنے گنگا تیلی تھا۔ مگر وہ لوگ عورتوں کی طرح جواہرات نہیں پہنتے۔ جواہرات کا زیب بدن کرنا تو عورتوں کو زیب دیتا ہے۔ نہ کہ مردوں کو۔ ہندوستان میں گنتی کے چند والیاں ریاست ایسے ہیں جو جواہرات کے پہننے سے پرہیز کرتے ہیں۔ مثلاً نظام دکن۔ مہاراجہ بڑودہ۔ مہاراجہ کشمیر۔ باقی کے تقریباً عورتوں کی مانند بناؤ سنگار کے عادی ہیں کیا اس سے ہمارے ملک کے والیان ریاست کی بزدلی اور بیوقوفی عیاں نہیں ہوتی۔ روس کا شہنشاہ ہمارے شہنشاہ قیصر جرمنی وغیرہ کیسے صاحب دولت لوگ ہیں۔ لیکن اُن سے اگر ان سے کوئی شخص یہ کہے کہ آپ جواہرات پہنیگے تو وہ کہنے والے کو تمسخر کہنے لگیں گے۔ مردوں کا جواہرات زیب بدن کرنا نامردانگی ہے نہ عالی حوصلگی۔ نہ اس سے اُن کی اپنی ذات کا فائدہ ہوتا ہے اور اُن کی رعایا۔ اس لئے لازم ہے کہ اس رسم سے پرہیز کیا جاوے (راجپوت گزٹ)

ایک دیوانہ بادشاہ

جو بویریہ کا بادشاہ اوٹو جس کی عمر ۶۳ سال کی ہے بہت عرصہ سے دیوانہ ہے۔ اور ایک قلعہ میں محبوس ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے اپنے عزیزوں کو شناخت کرلیتا تھا۔ مگر اب اُنکو بھی نہیں پہچانتا۔ اُس کی صحت جسمانی درست ہے۔ مگر اُسے یہ بھی یاد نہیں کہ وہ بادشاہ تھا۔ بلکہ وہ خیالات و ارواح کی دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے اور ان سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ بعض وقت کے پرانے اخبار کو غور سے تاکتا رہتا ہے۔ اور بعض اوقات کسی خیال میں گھنٹوں مصروف۔ اس کی حفاظت کے لئے چوکی پہرہ رہتا ہے۔

ہندی معدنیات

مسٹر ٹامس ہولینڈ نے ہندوستان کے معادن اور کانوں پر ایک طویل مضمون پچھلے دنوں سوسائیٹی آف آرٹس لنڈن کے جلسہ

میں پڑھا۔ گزشتہ ۱۰-۱۵ سالوں اس ملک کی معدنی پیداوار کی ترقی کے متعلق اُنہوں نے حسب ذیل اعداد وشمار پیش کئے ۱۸۹۹ء میں ان کانوں سے یافت کی میزان ۰۰۰،۴۲،۳۷ پونڈ تھی۔ آمدنی مذکور ۱۹۱۰ء ۰۰۰۰،۸۸،۶ پونڈ تک بڑھ گئی۔ اگرچہ دوسرے سال چار لاکھ پونڈ کا تنزل وقوع میں آیا۔ کوئلہ کی پیداوار ربع صدی میں سوا ملین سے ۱۲ ملین ٹن سالانہ تک بڑھ گئی۔ ۱۹۰۹ء میں بھی ترقی کی یہ رفتار قائم رہی ہنوز اس میں مزید اضافہ کی توقع کی جاتی ہے۔ کیونکہ کوئلہ خرچ کرنے والے کارخانے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ لیکچرار نے منگنیز کی خام دھات مٹی کا تیل۔ سونا۔ چاندی اور دیگر معدنیات پر تفصیل سے بحث کی۔ اور ریمارک کیا۔ اگر ہندوستانی سرمایہ دار توجہ کریں تو اس بارہ میں ترقی کی بہت بڑی گنجائش ہے۔ اور وہ کانوں کی دولت سے مالا مال ہوسکتے ہیں (اخبار عام)

دربار کا تخت

دربار دہلی کے متعلق اخبار مدراس میل میں ایک مضمون شایع کیا گیا ہے جس میں تحریک کی گئی ہے کہ دہلی کے درباروں میں جو اب تک ہوا کئے ہیں وئیسرائے نہ نقرئی کرسیوں پر رونق بخش ہوتے رہے ہیں۔ جو اہل ہند کی نظروں میں کچھ وقعت نہ رکھتی تھیں۔ حالانکہ ہندوستان کے قدیم مہاراجے حتی کہ شاہان اسلام بھی اپنے زمانہ کے درباروں میں تخت پر جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ لہذا چاہا گیا ہے کہ دربار کے موقعہ پر ایک طلائی مرصع تخت بنوایا جائے جس پر پہلو بہ پہلو۔ دو کرسیاں خالص سونے کی ہیرے جواہرات سے مرصع ہوں۔ جن میں قیصر ہند معہ قیصرہ معظمہ متمکن ہوں۔ اس تخت کے اوپر شامیانہ کی وضع کی ایک محراب ہوتا ہے کہ یہ تخت مشرقی وضع کا نمونہ ہو۔ بظاہر یہ تحریک اپنا اثر کر رہی ہے۔ (//)

دہلی کی خوش نصیبی میں کیا شک ہے۔

جہاں دہلی کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ملک معظم قیصر ہند اپنا جشن تاجپوشی وتخت نشینی دہلی میں منائیں گے۔ وہاں یہ بھی اُس کی خوش قسمتی ہے کہ اس دربار کی بدولت ہی شہر کی درستی کے لئے لاکھوں روپیہ کے سرکاری خرچ سے جو اہل شہر پر کسی نئے ٹیکس لگانے کے پورا کیا جائے۔ بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ وہاں کے کارخانہ آب رسانی کو اضافہ کے ذریعے سے بجائے ۱۱ لاکھ گیلن پانی سمانے کے قابل ۵ لاکھ گیلن کے سمانے کے لائق بنایا گیا ہے۔ شہر اور نواح شہر کی نالیوں کی درستی پر جو شہر سے گندہ پانی نکال لے جاتی ہے ½۴ لاکھ خرچ کیا جائیگا۔ پرانی اور بد نما عمارات کو گرا کر اُن کی جگہ نئی اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائی جاویں گی بعض پرانی سڑکوں کو درست وکشادہ کیا جائیگا۔ چند نئی کشادہ سڑکیں بنوائی جائیں گی۔ جا بجا چونا بنائے جائینگے۔ اے کاش گورنمنٹ دوسرے شہروں کی حفظان صحت درستی اور خوبصورتی کا بھی لحاظ کرے۔ اور آئندہ اُن کی صفائی حفظان صحت اور خوبصورتی پر توجہ دیکر عملاً کچھ کارروائی کرے۔ (راجپوت گزٹ)

تمباکو سے پیدا ہونیوالی بیماریاں

فرانس کے شہر لائینس میں ڈاکٹر فیرنٹ نے تحقیقات سے ثابت کر دیا ہے کہ تمباکو پینے سے بہت لوگ بہرے ہوجاتے ہیں اور ان کی سماعت میں فرق آجاتا ہے۔ کیونکہ جن دماغی رگوں کا سماعت سے تعلق ہے اُن پر تمباکو نوشی کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس سے پیشتر ڈاکٹر صاحبان نے تمباکو نوشی کو بدہضمی۔ اندھا پن۔ قلب کی بیماریوں قبل از وقت بڑھاپا وغیرہ پیدا کرنیوالا قرار دیا ہے۔ (//)

مربعوں کی خریداری

ضلع جھنگ۔ لائلپور اور گوجرانوالہ کی نہری نوآبادیوں میں ۱۳۰۷ مربع داروں کو حکم دیا گیا تھا کہ ایک مقررہ رقم ادا کر کے وہ اپنے اپنے مقبوضہ مربعوں کے مالک بن سکتے ہیں۔ چنانچہ ابتک اُن میں سے ۱۲۲۴ کے مقررہ رقم ادا کردی ہے۔ (//)

اندھوں کی تعلیم و پرورش کا مدرسہ

کلکتہ ہائیکورٹ کے ایک ہمدرد طبیعت جج صاحب کی تحریک سے وہاں اندھے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک سکول کھولا گیا ہے جس میں علاوہ ان بچوں کو تعلیم ملنے کے لاوارث اور بے گھر اندھوں کو رہنے کے لئے جگہ بھی ملے گی۔ اور اسکول کمیٹی بلا امتیاز مذہب وملت اندھوں کی پرورش کرے گی۔ یہ سکول واقعی اور خالص اور پوری ہمدردی کا ثبوت ہے لوگوں کو اس کے چلانے میں کوشش کرنی چاہئے۔

بچے کیساتھ ماں بھی ڈوب گئی۔

دریائے ستلج کے کنارے ایک گاؤں بسنت پورہ نامی ہے وہاں دریا کی گہرائی بہت زیادہ ہے۔ بسنت پورہ کی ایک عورت کا ایک بچہ دریا میں ڈوبنے لگا۔ ماں کی محبت نے جوش مارا۔ تو وہ بھی اُسکے بچانے کیلئے دریا میں کود پڑی۔ اور خود بھی اُس کے ساتھ ڈوب گئی۔

لوکل

کل مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء کا اتوار کا دن لودیانہ کے لئے ایک بڑا ہی مبارک دن تھا کہ پانچ روحیں خداوند یسوع مسیح پر جو جہاں کا منجی ہے ایمان لا کر بچ گئیں۔ جناب پادری ڈاکٹر فایف صاحب نے بوقت ٹھیک سوا پانچ بجے شام ان سب کو پاک بپتسمہ دیکر مسیحی کلیسیا میں شامل کیا۔ مسمی فیروز دین متوطن بستی غذاں شہر جالندہر اور مسمی عبد الحق متوطن جگراؤں ضلع لودیانہ ہر دو دیر سے دین حق کے متلاشی تھے۔ لودیانہ پریچنگ ہال میں ہر روز آکر خداوند کے پاک کلام سے متاثر ہوتے تھے۔ اور بسا اوقات جناب پادری جیمل سنگھ۔ مسٹر چنن خاں اور مسٹر ایم این بوز سے سوال و جواب بھی کیا کرتے تھے آخرکار مسیحی محبت کے گرویدہ ہو گئے اور علانیہ بھری مجلس میں اقرار کیا کہ ہم تو خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اول الذکر معہ اہلیہ ہمشیرہ اور ایک فرزند کے اور موخر الذکر اکیلا مسیحی ہوا ہے۔ بہت سے محمدی بھائی انکو سمجھانے آئے اور طرح طرح کے فریب اور نوکری اور ترقی کا لالچ اُن کو دیتے رہے۔ مگر جسکا دل خداوند مسیح نے لیا ہو اس کو ان دنیاوی اشیاء کے لالچ سے کیا ہوتا ہے۔ وہ ان تمام باتوں کے جواب میں انجیل شریف کی یہ آیت پہلے خداوند کی بادشاہت کو ڈھونڈو اور پھر سب چیزیں تم کو ملجاوینگی سنا دیتے تھے۔ چنانچہ طرح طرح کی رکاوٹیں ان دونوں نوجوانوں کے راستہ میں محمدی بھائیوں نے کھڑی کردیں۔ اُن کے والدین رفقا۔ رشتہ دار ان کو بلا لائے۔ اور آمادہ فساد بھی ہوئے۔ مگر خداوند یسوع مسیح کا خون اور محبت ان تمام پر غالب آئی اور آخرکار وہ مسیح چرواہے کے گلے میں شامل ہو ہی گئے۔ ناظرین سے میری التجا ہے کہ آپ ان کو اپنی خلوتی اور خانگی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اُن کی ایمان کی مضبوطی کے واسطے خداوند سے ہر وقت دعا مانگتے رہیں۔ بپتسمہ کے وقت بہت سے محمدی صاحبان جن میں سے چند ایک احمدیہ فرقے کے تھے موجود تھے۔ مگر بپتسمہ ہو چکنے کے بعد یکے بعد دیگرے وہ سب تشریف لے گئے اور بعض تو اپنی زبانوں کو ناشائستہ الفاظ سے بھی باز نہ رکھتے تھے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں جس نے خداوند مسیح کی محبت کو چکھ لیا ہے وہ تو ان گالی گلوچ اور بہتان کی باتوں کی ہرگز پرواہ نہیں کرتا۔ واقعی بازار کی منادی سے بہت فایدہ ہوتا ہے اور کلام کا بیج بہتوں کے دلوں میں بویا جاتا ہے اور اُگتا بھی ہے اور پھل بھی لاتا ہے۔ کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔ کوئی سو گنا۔

گرجے کی وعظ کا مضمون بڑا پر اثر تھا۔ جسے مسٹر چنن خاں صاحب نے بعض انجیل کی آیات سے ثابت کیا انجیلی خدمت سب سے افضل ہے اور ہر ایک مسیح کا فرض ہے کہ اس خدمت میں حصہ لے۔ خدا کرے کہ بہت سی روحیں پیاسی اور بھوکی ہو کر ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح کے پاس آکر ہمیشہ کی پیاس اور بھوک بجھالیویں۔ اور گناہوں سے توبہ کر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔

لودیانہ میں بارش کے ہوجانے کے بعد سخت گرمی ہو گئی ہے۔ صبح کے وقت چند ایک بادل آسمان پر نظر آتے ہیں۔ بس پھر کافور ہو جاتے ہیں

شہر کی روشنی اور سڑکوں کی مرمت کا انتظام بہت ہی عجیب قسم کا ہے۔ لالٹینیں جلتی تو ہیں۔ مگر روشنی ندارد۔ سڑکوں کی مرمت ابھی ہونے نہیں پاتی تو دہرے پھر وہی گڑھے بنتے چلے جاتے ہیں خدا کی مہربانی سے بیماری سے بالکل افاقہ ہے۔

موضع بار ہنڈا کا میلہ جسے تماش بینوں کا جگھٹا کہنا چاہئے روز بروز ترقی پر ہے۔ گر ہمارے دیسی مسیحی بھی قبر کی جڑوں میں پانی دیئے جاتے ہیں۔ ضرور ہے کہ کسی نہ کسی دن یہ قبر ضرور گر کر نیست و نابود ہو جاویگی۔ خدا ہمارے پنجاب کو اس بھیڑ چال سے بچاوے اور ان کے تاریک دلوں کو نور صداقت سے روشن کرے۔ فقط

نامہ نگار۔

اعلان

اعلان کیا جاتا ہے کہ اجناس۔ غلہ۔ نمک۔ کھانڈ۔ خالی بوری پلندہ۔ بنولے اور کھل کے واسطے جو لودیانہ اسٹیشن پر وارد ہوں۔ مالگدام کے پمفلٹ یعنی کرایہ نامہ کے فقرہ نمبر ۱ (ح) میں جو ہگشتہ کی اجازت کرایہ گدام کے لئے ہے وہ مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو اور آئیندہ کے لئے بجائے پوری گاڑی کے ۱۸ من اور ۱۸ من سے زائیدہ وزن کے مال کے واسطے علحدہ آمد ہوگا

دستخط

ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سہارنپور

ضرورت

۱۳/۴

یک تجربہ کار کیتھی کسٹوں کی آسٹریلیا میتھوڈسٹ مشن ملازمتی کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ تین سے لیکر پانچ پونڈ تک دیجایگی۔ کرایہ کے لئے ریل و جہاز کا روپیہ مشن سے ملیگا۔ اور ہر اسٹیشن مکان رہائش کے واسطے مشن کا ہوویگا۔ تمام عرائض معہ نقول اسناد ایجنٹ ہذا کے نام سے آنی چاہئیں پتہ یہ ہے۔

المشتہر۔ پادری اولور صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ۔ صدر سٹریٹ۔

۲-بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +
۳-چھوٹے حروف اور تیلی جلد ۸/ +

۱-بیداری کی گیتیں رومن اُردو ۱/ +
۲-بھجن وغزلیں فارسی اُردو- ۱/ +
۳- ایضاً گورمکھی ۱/ +
۴-غذائے رُوح (صفدر علی) ۸/ +

صحت کی ہدائیت

۱-ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شائع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی-یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہی جو مطالعہ سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲-تاریخ طاعون-اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی-یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی-اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے-قیمت صرف-۶ پائی +

۳-دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عہ

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی-ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴-اصلاح حفظان صحت ۱/ +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیحی دین اور اخلاق
پاسٹرشپ
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (۱ء)

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۰ کا فی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری نیری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین ببل ریڈنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کرتے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۳۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہورہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں نامفرمن مشکیں یا اناروغیرہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز ریڑھ رگ اور خیمہ طاقت دینے کا دعوی رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ بے رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت کو کھوئے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو روز کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ آ

استحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت اُن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دیں خواہ اور اپنے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ ضرور لکھئے

المشتہر:۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح :۔ خرچ خوراک ۴ فیس جماعت فی ماہ ۲

اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں البتہ ایازدہ لیمہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد ٹول وکریم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا بہت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۲ سو ماعہ کرو ٹول

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

پریسبٹیرین مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائریکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲

ہندوستان وپنجاب ۳ ۲ عہ

غیر ممالک سے ۳ ۴

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صر	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	سعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ایم ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براؤن چھپا